بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

084: باب 43- وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں، کہنے کا حکم۔

[(سنن النسائی:3804)،(مسند احمد:214/1)،(سنن ابن ماجہ:2118)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس سے ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب قول ماشاء الله وشئت" (وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں)۔

اس جملے کے متعلق شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب باندھا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟ یعنی ہم کیا جاننا چاہتے ہیں اس جملے کے متعلق جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں اس جملے کا حکم کیا ہے؟

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کو اس لیے باندھا ہے تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ شرک زبان سے بھی ہوتا ہے، الفاظوں سے بھی ہوتا ہے کیونکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شرک محض ایک عقیدے کا نام ہے جو دل سے ہوتا ہے، آپ کی نیت اچھی ہے دل سے آپ اچھا عقیدہ رکھتے ہیں زبان کا بد عقیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو یہ بات بالکل غلط ہے شرک کا تعلق دل سے بھی ہے ، زبان سے بھی ہے اور بدن سے بھی ہے، عمل سے بھی ہے اور یہ پہلے بیان کر چکا ہوں میں۔

اس باب میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے پچھلے باب میں ہم یہ جان چکے ہیں قسم کے متعلق کہ قسم زبانی قول ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے یہ جان چکے ہیں کیا دوسرے الفاظ بھی ہیں قسم کے علاوہ جو شرک ہو سکتے ہیں یا نہیں تو اس کے متعلق شیخ صاحب رحمۃ اللہ نے یہ باب باندھا ہے۔

بنیادی طور پر غیر اللہ کی قسم کھانا اور یہ کہنا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلان شخص چاہے یا تو چاہے بنیادی طور پر یہ شرک اصغر ہے چھوٹا شرک ہے کیونکہ یہ بڑے شرک کی طرف جانے والا ایک راستہ ہے اور دونوں میں عظمت کا معنی پایا جاتا ہے آپ تعظیم کرتے ہیں اسی ذات کی جس کی آپ قسم کھاتے ہیں آپ تعظیم کرتے ہیں اسی ذات کی جس کی مشیئت آپ جانتے ہیں، جس کی

چاہت کی تعریف آپ کرتے ہیں جس کی چاہت کے سامنے آپ اپنا سر جھکا دیتے ہیں، یہ عظمت نہیں تو پھر اور کیا ہے؟! اور تعظیم کا حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔

دیکھیں ہم دنیا میں لوگوں کی تعظیم کرتے ہیں جو اُن کا حق ہے، غلو کرنا حرام ہے حد سے گزرنا حرام ہے۔ ہمارے والدین عظیم ہیں، ہمارے استاد عظیم ہیں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہمارے علماء عظیم ہیں، یہ جو چیزیں ہیں یہ ساری کی ساری اپنی حد میں ہیں جب کوئی چیز حد سے گزر جاتی ہے تو پھر اسے کہتے ہیں طغیانی اور طغیانی ہلاکت ہے یاد رکھیں۔

تو آیئے دیکھتے ہیں وہ کون سے الفاظ ہیں قسم کے علاوہ جو ایک شخص کو شرک کی دلدل میں غرق کر سکتے ہیں۔ شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عَنْ قُتَيْلَةَ''(سیدہ قتیلہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں)''أَنَّ يَهُودِيًّا''(کہ ایک یہودی)''أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم''(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا)''فَقَالَ''(تو اس یہودی نے یوں کہا)''إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ''(کہ بے شک آپ لوگ شرک کرتے ہو)۔

کون کہہ رہا ہے کسے کہہ رہا ہے؟ ایک یہودی رحمت للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہہ رہے ہیں کہ ''إِنَّكُمْ''(بے شک تم لوگ)''تُشْرِكُونَ''(شرک کا ارتکاب کرتے ہو شرک کرتے ہو)''تَقُولُونَ''(تم یوں کہتے ہو)''مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ''(جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں)''وَتَقُولُونَ: وَالْكَعْبَةِ''(اور تم یوں بھی کہتے ہو اور کعبہ کی قسم)''فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم''(پس پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا)۔ کسے حکم دیا؟ صحابہ کرام کو جو لوگ اس وقت موجود تھے سب کو حکم دیا''إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا''(جب وہ قسم کھانے کا ارادہ کریں یا قسم کھانا چاہیں)''أَنْ يَقُولُوا:وَرَبِّ الْكَعْبَةِ''(یوں کہیں کعبہ کے ربّ کی قسم)''وَأَنْ يَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ''(اور یوں کہیں جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں)۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ اور امام احمد نے مسند میں اس کو روایت کیا ہے۔

یہ عظیم صحابیہ سیدہ قتیلہ رضی اللہ عنہا ہمیں ایک قصہ سناتی ہیں ہمیں خبر دے رہی ہیں کہ ایک یہودی آیا ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یاد رکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صرف صحابہ مسلمان نہیں جاتے تھے یہودی بھی جاتے تھے اور عیسائی بھی جاتے تھے، آپ کو پتہ ہے کہ مناظرہ بھی عیسائیوں نے کیا تھا تو یہودی بھی جاتے تھے بسا اوقات۔

تو یہودی ہمیشہ مخالفت کرتے تھے اور اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کہیں پر کوئی غلطی تو ہم پکڑیں۔ جب دشمن کے ہاتھ میں وہ کچھ نہیں آتا جب دشمن مغلوب ہوتا ہے تو پھر وہ آپ کی کسی نہ کسی کمزوری کے پیچھے لگا رہتا ہے جہاں پر بھی کوئی کمزوری ملتی ہے اسے بڑھا چڑھا کر بیان کر دیتا ہے یہ کمزور کی واضح نشانی ہے۔

بہر حال تو یہودی دشمن اسلام ہیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف انہوں نے بہت ساری سازشیں کی ہیں اُن میں سے ایک سازش قتل کی، یہودیہ عورت نے زہر ملا کر دیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت میں اور لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا تھا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ تو یہ یہود نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کافی اقدامات کیے ہیں اور کافی نقصان پہنچایا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

تو ایک یہودی آیا، دیکھیں یہودی کیا گفتگو کرتا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ یہ یہودی خیر خواہ نہیں مسلمانوں کا یاد رکھیں لیکن دیکھیں یہ شخص جو شر پسند ہے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھیں کہ اس شر پسند کی وجہ سے کتنا خیر ملا ہے امت کو۔ یہ شر پسند آیا ہے یہودی آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ بے شک آپ لوگ شرک کرتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعجب ہوا کہ شرک کرتے ہیں ہم اور وہ یہودی کہے جو خود شرک کرنے والے ہیں، بدعقیدگی پھیلانے والے ہیں!

تو اس یہودی نے کہا کہ تم لوگ یہ کہتے ہو "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" کہ آپ کے صحابہ، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نہیں کہتے ناں "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" وہ صحابہ کہتے ہیں تو یہودی نے خطاب کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ آپ لوگ یہ کہتے ہیں یعنی آپ کے صحابہ۔

یاد رکھیں ہمیشہ جو استاد ہوتا ہے وہی ذمے دار ہوتا ہے جو لیڈر ہوتا ہے وہی ذمے دار ہوتا ہے اور وہ بھی شامل ہوتا ہے اپنی رعایا کی غلطی میں، اپنے شاگردوں کی غلطی میں عام طور پر وہ بھی شامل ہوتا ہے۔ ہاں اگر اسے علم ہے تو الگ بات ہے لیکن جو بھی انگلی اٹھائے گا کس پر اٹھائے گا؟ شاگرد پر نہیں استاد پر اٹھائے گا۔

اس لیے یاد رکھیں آج اسلام کو بُرا بھلا کیوں کہا جا رہا ہے؟ مسلمانوں کی وجہ سے کیا مسلمانوں نے صحیح اسلام پر عمل کیا ہے صحیح اسلام کو پیش کیا ہے؟ داڑھی رکھ لینے سے کیا کافی ہے کہ انسان بڑا نیک اور پرہیزگار بن جائے؟ نہیں۔ تو لوگوں نے داڑھی دیکھی ہے اور حکم لگایا ہے مسلمان پر اور پھر اسلام پر حکم لگایا ہے مسلمان کو دیکھ کر۔

بہر حال تو یہودی آکر کہتا ہے کہ آپ لوگ یوں کہتے ہو "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کہاں اور آپ کہاں یا رسول اللہ!

دیکھیں یہودی جانتے ہیں، اپنے اندر جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تورات میں اس کا ذکر موجود ہے لیکن ہٹ دھرمی کی وجہ سے انہوں نے انکار کیا تو وہ کافر رہے۔

بہر حال تو یہودی جانتا ہے کہ یہ کہنا "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" شرک ہے تعجب کی بات دیکھیں! یہودی نے کہاں سے جانا ہے؟ تورات سے جانا ہے اور یہود علماء تھے یاد رکھیں یہودی عالم تھے، نصاریٰ عباد تھے جاہل تھے لیکن یہودی تو عالم تھے اور تورات سے ان کو یہ علم ملا ہے اور تورات میں جو پہلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا علم ہے اس میں موجود تھا، تورات میں حق باطل دونوں موجود ہے یہ نہیں کہ جو بھی کچھ لکھا ہے تورات میں سارا کا سارا باطل ہے، نہیں! حق بھی تو موجود ہے ناں لیکن اس حق کے ساتھ جب باطل مکس کر دیا جاتا ہے تو پھر حق باقی نہیں رہتا۔

تو "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" پر یہودی کو تعجب ہے کہ یہ شرک ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقرار کیا یا نہیں؟ اقرار کیا، آگے بتاتا ہوں کیسے۔ پھر یہودی نے دوسری بھی غلطی بیان کی کہ آپ لوگ یوں بھی کہتے ہو "وَالْكَعْبَةِ" اور کعبہ کی قسم، اور کعبہ اگرچہ اللہ کا گھر ہے عظیم چیز ہے تو کعبہ کی قسم کھانا بھی شرک ہے کیونکہ کعبہ غیر اللہ ہے اللہ تعالیٰ تو نہیں ہے۔

تعجب کی بات ہے یہودی جانتا ہے کہ کعبہ کی قسم کھانا شرک ہے! کیا یہ بھی جانتا ہے کہ نبی کی قسم کھانا شرک ہے؟ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ نبی کی قسم کھانا شرک ہے کیونکہ کعبہ غیر اللہ ہے اور نبی بھی غیر اللہ ہے۔ کیوں؟ کیونکہ "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ" جب وہ شئت نہیں کہہ سکتے کسی نبی کو تو پھر اس کی قسم کیسے کھا سکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا یہودی کو کہ غلط کہہ رہے ہو تم جاؤ یہاں سے یہ کیا بات کر رہے ہو؟! ہر گز نہیں۔

دیکھیں حق کی بات اگرچہ بُرے انسان سے بھی ہو تو خاموشی سے سن لیں بعض اوقات بدعقیدہ لوگ بھی حق کی بات کر لیتے ہیں اور ہمارے بعض جوشیلے ساتھی کہتے ہیں کہ نہیں غلط ہے! آپ شخص کو نہ دیکھو آپ اُس کو دیکھو بات کیا کر رہا ہے حق ہے تو ٹھیک ہے خاموشی اختیار کریں اور تسلیم کریں حق کو۔ دیکھیں یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے علماء معصوم ہیں غلطی نہیں کرتے، بشر ہیں تو غلطی ہو گی اگر غلطی واقعی ہے اور اس غلطی کی نشاندہی کوئی مخالف انسان کرے اگرچہ وہ بدعقیدہ کیوں نہ ہو کہ اس جزیئے میں آپ کے عالم کی غلطی ہے تو تسلیم کرنے میں کا حرج ہے اس میں اگر دلیل کے ساتھ علم کے ساتھ وہ اس غلطی کو بیان کرتا ہے، تو حق کو اپنانا فضیلت ہے، بڑائی ہے عظمت ہے حق کو اپنانا جانیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ جب یہ یہودی حق کی بات کر رہا ہے، ہے یہ بُرا انسان لیکن بات تو سچی کر رہا ہے تو سچ اور حق کو ماننا فضیلت ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اس کی بات کو مان لیا۔ کیوں؟ کیونکہ معاشرے میں موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ نہیں یہ تو غلط بات ہے، نہیں جو چیز موجود ہے موجود ہے۔

آج میں کیوں انکار کروں کہ ہمارے بعض مسلمان جھوٹ بولتے ہیں، میں کیوں انکار کروں کہ بعض مسلمان ظلم نہیں کرتے یا بعض مسلمان دھوکہ نہیں دیتے، یا بعض مسلمان سود نہیں کھاتے۔ اگر یہودی آ کر کہے کہ بھئی تم بُرے ہو تم سود کھاتے ہو اور سود حرام ہے تمہاری شریعت میں ہمیں کیوں بُرا بھلا کہتے ہو کیا میں کہوں نہیں مسلمان نہیں کھاتے سود؟! نہیں "الإعتراف بالحق فضيلة" حق کا اعتراف کریں یہ فضیلت ہے عظمت ہے کہ ٹھیک ہے کرتے ہیں لیکن شریعت اس کا حکم نہیں دیتی وہ گناہ گار ہیں کرتے ہیں۔ میں نہیں سود کھاتا ہوں الحمد للہ میں بچتا ہوں سود سے اور ایسے اور مسلمان بھی ہیں جو بچتے ہیں یہ نہیں کہ سارے کے سارے مسلمان ہی ایسے ہیں یہ آپ کی غلط بات ہے! لیکن ہاں بعض ہیں؟ ہاں بعض ہیں، اکثر بھی ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو، یہ نہیں فرمایا (دیکھیں اسے کہتے ہیں بہترین تربیت کا طریقہ، تربیت نہیں بہترین تربیت کا طریقہ دیکھیں) جب غلطی سامنے آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلا کر یوں نہیں فرمایا کہ تم لوگ یہ کہتے ہو تم نہ کہو تم ایسے کہو بلکہ یہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص قسم کھانا چاہے تو کعبہ کی قسم نہ کھائے، ربّ کعبہ کی قسم کھائے اور اگر تم میں سے کوئی شخص یوں کہنا چاہے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو یوں نہ کہے بلکہ یوں کہے کہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں۔ اور کی جگہ پھر اور کعبہ کی جگہ ربّ الکعبہ، ایک لفظ کو بڑھا دیا اور ایک کو تبدیل کر دیا۔ کعبہ کی جگہ ربّ الکعبہ ہو گیا اور واؤ "اور" کی جگہ ثم "پھر" یہ لفظ۔ ارے ایک لفظ کی وجہ سے بھی بڑا مسئلہ تھا؟! جی ہاں! اتنا بڑا مسئلہ تھا کہ یہودی آ کر نشاندہی کرتا ہے بعض مسلمانوں کی غلطی کی۔ تو بڑا مسئلہ تھا کہ نہیں؟! یہ چھوٹے مسائل نہیں ہیں یہ توحید کے مسائل ہیں عقیدے کے مسائل ہیں یہ جن سے آج اکثر مسلمان غافل ہیں۔

اس حدیث میں اس قصے میں اہم پیغام ہیں:

1۔ یہود شرک کے مسائل کو جانتے تھے اور شرک اصغر کو بھی جانتے تھے۔

2۔ یہودیوں کے پاس بھی حق تھا اور حق ہے لیکن ان کے باطل کی وجہ سے ان کا حق ضائع ہو گیا۔ جو حق ان کے پاس تھا وہ بھی ضائع ہو گیا کیونکہ یاد رکھیں ﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ (الاسراء:81)۔ حق اور باطل دونوں

ایک ساتھ رہ نہیں سکتے جب باطل آتا ہے تو حق باقی نہیں رہتا اگرچہ حق موجود بھی ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتا۔ جب توحید ہے شرک آگیا تو توحید کا خاتمہ ہوا، سنت ہے بدعت آگئی تو سنت کا خاتمہ ہوا، دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے یاد رکھیں۔

میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ بعض لوگ ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں، توحید کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور قبر کا طواف بھی کرتے ہیں، غیر اللہ سے مدد بھی مانگتے ہیں، ایک ہی انسان ہے۔ تو ایک انسان کے اندر توحید اور شرک جمع ہو سکتا ہے لیکن شرک کی وجہ سے اس توحید کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

3۔ اگر کوئی شخص حق کو جانتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس کا عقیدہ بھی درست ہو۔ اگر کوئی شخص حق کو جانتا ہے ضروری نہیں کہ اس کا عقیدہ بھی درست ہو یا یوں کہہ سکتے ہیں حق کو جاننے والا ہر شخص صحیح العقیدہ نہیں ہوتا۔

یہ بات اس لیے میں کر رہا ہوں کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ "بھئی فلان عالم بات تو صحیح کرتا ہے" تو آپ کو پتہ ہے کہ اس کا عقیدہ اور منہج درست ہے؟ بعض باتیں صحیح کرتا ہے جو آپ نے سنی ہیں اور بعض باتیں وہ ایسی بھی کرتا ہو گا جن میں بدعقیدگی ہو۔ تو حق بعض اوقات بدعقیدہ لوگوں کے منہ سے بھی نکلتا ہے اور بُرے لوگوں کے منہ سے بھی نکلتا ہے۔

4۔ مخلوق کی مشیئت اور چاہت خالق کے ساتھ بیان کرنا شرک ہے، مخلوق کی مشیئت خالق کے ساتھ بیان کرنا واؤ سے یا اور کے لفظ سے اردو میں شرک ہے۔

5۔ مخلوق کی مشیئت خالق کے ساتھ بیان کرنا ثم یا پھر کے لفظ سے جائز ہے (دیکھیں شرک کہاں اور جائز کہاں ایک لفظ کی وجہ سے)۔

6۔ غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے، والکعبہ کا لفظ ہے ناں "وَالْكَعْبَةِ" شرک ہے۔

7۔ حق کو قبول کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے حق کی بات کرنے والا کوئی بھی انسان کیوں نہ ہو۔ جو حق ہے ثابت ہو گیا تو اس کو قبول کرلو اور جو باطل ہے اس کو چھوڑ دو۔

8۔ اللہ تعالیٰ کی صفت مشیئت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کی مشیئت بھی ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت بھی ہے "كما يليق بجلاله سبحانه وتعالىٰ" (جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے)۔

9۔ مخلوق کا ارادہ اور مشیئت کا ثبوت، مخلوق کی مشیئت اور چاہت کا ثبوت لیکن یہ مشیئت اور چاہت جو ہے اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے تابع ہے اس سے الگ نہیں ہے اور تقدیر کے دروس میں اس کی تفصیل بیان کر چکا ہوں۔

10۔ شرک کا خطرہ ہر جگہ اور ہر زمانے میں موجود ہے۔

11۔ بعض اچھے لوگوں سے بھی شرک ہو سکتا ہے بے خبری میں۔

12۔ شریعت اگر کسی چیز سے منع کرتی ہے تو اس کا نعم البدل بیان کرتی ہے۔

آپ غور کریں کہ یہاں منع کیا گیا کعبے کی قسم سے نعم البدل کیا ہے؟"وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"۔ منع کیا گیا"مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ" سے نعم البدل کیا ہے؟"مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ"۔

مشیئت کے متعلق یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیئت، اللہ تعالیٰ کی چاہت اور ارادہ اور مخلوق کی مشیئت اور ارادہ یہ دونوں آپس میں اس کی تین صورتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کی اور مخلوق کی مشیئت کو بیان کرنے کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے یہ کہنا"ماشاء الله وحده" (جو ایک اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے) یہ کمال التوحید ہے۔

دوسری صورت یہ کہنا"ما شاء الله ثم شئت" یا"ثم شاء فلان" یہ جائز ہے۔

تیسری صورت"ما شاء الله وشئت"(جو اللہ تعالیٰ چاہے اور تو چاہے) یہ شرک ہے۔

کتنی صورتیں ہیں؟ تین، ایک توحید کامل ہے، ایک جائز ہے اور ایک شرک ہے۔ توحید کامل"ماشاء الله وحده"، جائز:"جو آپ چاہیں پھر فلاں چاہے" اور شرک"جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے"۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وله أيضا عن ابن عباس رضي الله عنهما"(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں)۔ یہ روایت بھی مسند احمد میں ہے اور ابن ماجہ میں اور نسائی میں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں"أَنَّ رَجُلا"(کہ ایک شخص نے)"قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ"(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہا) "مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ"(جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"فَقَالَ"(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)"أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟"(کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر بنا دیا؟)"مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ"(جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے)۔

اس حدیث مبارکہ میں ہمیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ شخص کون ہے؟ یہ صحابی ہے مسلمان ہے جس کی خبر یہودی نے دی تھی، یہودی نے کسی سے جانا تو بات کی ہے، اب اس روایت میں ہم یہ جانیں گے کہ واقعی یہ بات ہوئی ہے کہ محض الزام تھا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقرار کیا تو یہ بات ہوئی ہے لیکن یہ قصہ کہاں ہوا اب یہ قصہ بیان کر رہے ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ ایک شخص آیا اور اس شخص نے یوں کہا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر "مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ" (جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں)۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟" (کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کے شریک کر دیا برابر کر دیا؟)۔ نِد کہتے ہیں شریک کو برابر کو۔ کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا؟ اور یہ الفاظ ہمیشہ غصے سے ہی نکلتے ہیں خوشی سے نکلتے ہیں کبھی ؟! ہر گز نہیں۔ تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے سے فرماتے ہیں کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا؟ یوں کہو "مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ" (جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے)۔

یاد رکھیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گوارہ نہ تھا کہ صحابہ کرام سے یا کسی شخص سے یوں سنیں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں یا رسول اللہ۔ کہنے والا اچھا انسان ہے اور جسے کہا جا رہا ہے شرف الخلق ہیں، جواب نتیجہ "غصہ"۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کیا فرمایا؟ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا مجھے شریک بنا دیا اللہ تعالیٰ کے ؟!

کتنی بڑی بات ہے! آج اگر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن لیتے بعض لوگوں کے منہ سے یا رسول اللہ میری مدد فرما، یا رسول اللہ تو ہی مشکل کشا ہے، یا اس سے بڑھ کر یہ کہنا کہ اے علی تو مشکل کشا ہے، یا اس سے بڑھ کر یہ کہنا کہ اے غوث تو حاجت روا ہے، اے پاک پتن والے تو رزق دیتا ہے، اے اجمیر والے تو نیک اور صالح اولاد دیتا ہے اگر یہ الفاظ سنتے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا کہتے ؟!

کہنے والا عام انسان ہے صحابی کا درجہ نہیں پا سکتا! صحابی کو کیا جواب دیا کس طریقے سے گفتگو کی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آج ایسے لوگوں کو کیسا جواب ہونا چاہیے اور کیا جواب دیتے خاموشی اختیار کر کہتے نہیں اچھا کہا آپ نے بالکل صحیح فرمایا آپ نے ؟ صحابی سے کہتے ہیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟" اور ان کو کیا پھولوں کے ہار پہنائیں گے ؟! بھئی مسلمانوں کی عقلیں کہاں گئی ہیں آج سمجھتے کیوں نہیں ہیں یہ ؟! ایک حرف میں اگر شرک واقع ہو سکتا ہے تو ان جملوں میں جو شرک سے بھرے ہیں ان میں شرک نہیں ہے! اور ظالم لوگ کہتے ہیں کہ یہ عین توحید ہے آپ لوگوں نے سمجھا نہیں ہے توحید کو!

ذرا سمجھائیں ہمیں توحید ہوتی کیا ہے تم سمجھاؤ ہمیں ؟ اللہ کے لیے سمجھا دیں اگر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کو پیارے صحابی کو یوں کہتے ہیں کہ آپ نے غلط کہا ہے اور غصے میں آکر جواب دیتے ہیں "أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟" تم نے ایک حرف

کیسے تصور کیا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور میں چاہوں ؟! اور یہاں پر دعا، پکار، عبادت، نذر و نیاز، قربانی اور دیگر عبادات صرف کی جا رہی ہیں غیر اللہ کے لیے ! اور اس سے بڑھ کر مشکل کشائی اور حاجت روائی بھی دے دی ہے اور یہ کہا جاتا ہے یہ عین توحید ہے !

تعجب کی بات ہے دونوں میں سے ایک بات ہو سکتی ہے کہ اگر آپ کی بات صحیح ہے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات غلط ہے ! اگر آپ کی بات غلط ہے تو پھر وہی صحیح ہے اور یقیناً وہی صحیح ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دونوں باتیں صحیح نہیں ہو سکتیں آپ جتنی پٹیاں پڑھاتے رہیں جتنی بھی غلط فہمیوں میں لوگوں کو شکار کرتے رہیں لیکن دونوں باتیں سچ نہیں ہو سکتیں، سچ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے وہی حق ہے اور باقی جو آپ کے ہتھکنڈے ہیں جو شبہات اور شہوات لوگوں کے دلوں میں آپ پھیلاتے رہتے ہیں غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں اُن کا جواب آپ دیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے۔

اللہ کی قسم سب کو سامنا کرنا پڑے گا اور سب کھڑے کر دیئے جائیں گے حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے بغیر ترجمان کے اور سب نے حساب دینا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی مدد مانگنا جائز ہے، یا رسول اللہ مدد کہنا شرک نہیں ہے، یا غوث مدد کہنا شرک نہیں ہے، علی مشکل کشا کہنا شرک نہیں ہے وہ اپنا جواب ابھی سے تیار کر کے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے !

یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم پیغام دے رہے ہیں پوری امت کو کہ میں صحابی کو منع کر رہا ہوں وہ یوں نہ کہے ”مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ“ میں تمہیں کیسے اجازت دے سکتا تھا کہ تم یہ کہو کہ علی مشکل کشا ہے، غوث حاجت روا ہے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا ہیں، جو بھی کرم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے، جو بھی رزق ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑا ہوا ہے، جو بھی برکت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑی ہوئی ہے، اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں، رزق بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں، بھلائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتی ہے، نفع و نقصان کے مالک وہی ہیں !

بلکہ ظالموں نے یوں بھی کہا ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (الحدید:3) واللہ ظالموں نے یوں بھی کہا سورۃ الحدید کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ! کیا کہیں گے اللہ تعالیٰ کو حساب کے وقت ؟! رحمت

للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصم ہوں گے مخالف ہوں گے اس دن کہ میں نے تو یہ صحابہ کرام کو حکم دیا تھا کہ یوں نہ کہو اور یوں کہو۔

صرف واؤ کے حرف سے عربی زبان میں ایک حرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟" کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر شریک کر دیا تو یہاں پر کیا کہیں گے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟! مجھے اللہ تعالیٰ کے شریک کیوں کر دیا تم نے کیا تمہارے پاس ایسے لوگ نہیں تھے تمہارے پاس ایسے لوگ نہیں آئے جن لوگوں نے یہ کہا کہ یہ شرک ہے؟! کیا کہتے تھے لوگوں کو وہابی ہیں بُرے ہیں، یہ فساد پھیلانے والے ہیں فتنہ پھیلانے والے ہیں، غلط بات کرنے والے ہیں یہ جواب دیا تم نے؟! تو آج پھر حساب بھی دو اور وہاں پر حساب دینا پڑے گا ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کو حساب دینا پڑے گا ﴿مَاذَآ أَجَبۡتُمُ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ (القصص:65) کی تیاری آج کر لیں، مرسلین تو یہ کہہ رہے ہیں "مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ" شرک ہے "أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نداً؟" کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ برابر شریک کر دیا؟ یہ رسولوں نے فرمایا ہے یہ رسولوں کا پیغام ہے تم نے رسولوں کے اس پیغام پر کیا عمل کیا کیا سمجھا ہے اور کیا تم نے اس پر عمل کیا ہے اور کیا تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا جواب دے سکو گے؟! اگر جواب دے سکتے ہو تو آج اس کا جواب دو اللہ کی قسم کھا رہا ہوں کل جواب نہیں دے سکو گے اس کا ابھی وقت ہے جب تک سانس چل رہی ہے تو توبہ کے دروازے بھی کھلے ہیں جب یہ دروازہ بند ہو گا جب یہ سانس رُکے گی یہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا پھر توبہ کا وقت نہیں ہے!

فرعون نے بھی کہا تھا کہ میں حق پر ہوں جو کچھ ہے میرا ہے اس کو ایک گھمنڈ تھا کہ میرے ہاتھ میں سب کچھ ہے جب موت سامنے آئی اور اس نے دیکھا کہ اب کوئی اور راستہ نہیں ہے اس نے کہا میں ایمان لے کر آیا ہوں، تب ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کوئی فائدہ نہیں ہے ایمان کا موت کے وقت جب ملک الموت روح قبض کرنے کے لیے آئے گا اور آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھوں گے کہ اب اس دنیا کو الوداع کہہ کر جا رہا ہوں تب توبہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

میں قسم کھا رہا ہوں یہ جتنے بھی لوگ آپ کو بلاتے ہیں شرک کی طرف بدعات کی طرف جو کہتے ہیں کہ علی مشکل کشا ہے، غوث حاجت روا ہے یہ وہ شیاطین الانس ہیں جو تم سے تمہارا ایمان دل سے نکالنا چاہتے ہیں، جو تمہیں راہ راست سے ہٹانا چاہتے ہیں جو تمہیں جہنم میں دھکیلنا چاہتے ہیں "دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ" جہنم کے دروازے پر داعی ہیں چاہے اُن کا لقب شیخ الاسلام ہو یا چاہے ان کو لقب جو بھی دے دیں آپ امام ہے، عالم ہے، شیخ ہے، شیخ الاسلام ہے جو بھی لقب دے دیں آپ جس کی دعوت میں شرک کے الفاظ موجود ہوں، جس کی دعوت میں یہ بات نہ ہو کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طریقے سے اپنے صحابہ

کرام کو آگاہ کیا کہ ایک حرف میں بھی شرک جائز نہیں ہے جو یہ نہیں جانتے، جو ترس نہیں کھاتے لوگوں پر اور ان کو حق بات نہیں کہتے چاہے دنیا میں ان کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں ان کو اچھے القاب سے نوازا جائے، شیخ الاسلام کا لقب دیا جائے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کہیں جا نہیں سکتے!

اس عظیم حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنیادی پیغام تھا اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور توحید۔

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرک کی طرف ہر جانے والے راستے کا سد باب کیا ہے۔

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین معلم اور تعلیم دینے والے اور استاد ہیں۔

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن اخلاق کہ کس طریقے سے انہوں نے صحابی سے بات کی۔

حسن اخلاق میں بعض اوقات سختی بھی حسن اخلاق ہوتی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں نرمی ہوتی ہے صرف۔ نہیں، حق کی بات کرنے میں سختی کرنے میں حسن اخلاق ہے۔

5۔ ''وجوب إنكار المنكر'' منکر کا انکار کرنا واجب ہے فرض ہے، بُرائی سے روکنا فرض ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں ''نہیں اچھائی کی طرف بلاتے رہیں لوگ بُرائی خود چھوڑ دیں گے''۔ اگر یہ بات ہوتی تو صحابہ کرام کے منہ پر کبھی ایسا لفظ نہ آتا ''مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ يا رسول الله'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو پھر آگاہ نہ کرتے۔ تو انکار المنکر کا الگ سے باب ہے ''الأمر بالمعروف'' دوسری چیز ہے اور ''نہی عن المنکر'' دوسری چیز ہے یاد رکھیں دونوں ایک چیز نہیں ہیں۔

5۔ تبلیغی جماعت کا رد جو کہتے ہیں کہ أمر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح رد ہے یہاں پر ، جب تک آپ لوگوں کو بُرائی بتائیں گے نہیں تو پتہ کیسے چلے گا یہ بُرائی ہے اور بُرائی بیان کرنا فضیلت ہے بُرائی بیان کرنا حق ہے اور حق کو چھپاتے ہیں آپ! وہ کہتے ہیں نہیں لوگ نماز پڑھیں گے نمازی بنا دیں لوگوں کو بس کافی ہے۔

کیا نمازی بننا کافی ہے تو اگر یہ کافی ہوتا تو خوارج پھر سب سے اچھے مسلمان ہیں کیا نمازی نہیں تھے؟

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ان سے مناظرے کے لیے گئے فرماتے ہیں میں نے ایک عجیب سا منظر دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں (نمازی ہیں تو نماز پڑھ رہے ہیں) بعض قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں، بعض سجدے میں گر گر گڑ گڑا کر رو رہے ہیں۔ کس کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں؟ کس کے لیے نماز پڑھ رہے ہیں؟ کس کے لیے قرآن پڑھ رہے ہیں؟ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے لیے۔ لیکن دل میں کیا ہے عقیدہ کیا ہے؟ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کافر ہیں نعوذ باللہ، یہ صحابہ کافر

ہیں جو ان کا ساتھ دے رہے ہیں ان کو قتل کرنا واجب ہے۔ یہ بد عقیدگی ان کے دل میں اُس وقت بھی موجود تھی جب وہ نماز پڑھ رہے تھے اور آج بھی موجود ہے جب بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور بد عقیدگی بھی ان کے دل میں ہوتی ہے۔

تو صرف نماز پڑھنا کافی نہیں ہے میرے بھائی، صرف نماز پڑھنے سے دل پاک نہیں ہوتا دل کو پاک توحید سے اور سنت سے کیا جاتا ہے اور توحید اور سنت کی تعلیم ہوتی ہے جیسا کہ نماز آپ لوگوں کو سکھاتے ہو ناں کہ نماز کی فضیلت بیان کرتے ہو ویسے توحید اور سنت کی تعلیم بھی ہوتی ہے وہ علم حاصل کرو، سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔

6۔ "العذر بالجهالة" جہالت کی وجہ سے عذر جو ہے اس کی تفصیل جاننا ضروری ہے۔اب یہ صحابی جو ہیں انہوں نے شرک کا ارتکاب تو کیا ہے کیا مشرک تھے ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے شرک کیا ہے یا فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی کے برابر کر دیا ہے جاؤ تم شرک سے توبہ کرو؟ نہیں، کیونکہ صحابی جانتا نہیں تھا تو العذر بالجھل یاد رکھیں اس کا باب وسیع نہیں تنگ ہے۔

یہاں پر العذر بالجھل جو ہے یہ اس مسئلے میں ہے جو مخفی تھا صحابہ کرام سے۔ شرک اکبر کے مسائل تو واضح تھے شرک اصغر بعض صحابہ پر مخفی تھا خاص طور پر جو نئے اسلام قبول کر کے آئے تھے ان پر مخفی تھا اور اس کی دلیل مشہور حدیث جو کتاب التوحید میں گزر چکی ہے صحابی فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے بعد ہم جا رہے تھے اور راستے میں بیری کا درخت دیکھا ہم نے۔ مشرکوں کا بیری کا درخت تھا اس پر اسلحہ لٹکاتے تھے تبرک کے لیے برکت حاصل کرنے کے لیے تو ہم نے بھی عرض کی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہمارے لیے ایک بیری کا درخت مقرر کر دیں ہم بھی اپنا اسلحہ لٹکائیں وہاں پر۔ صحابی فرماتے ہیں اس حدیث کے آغاز میں "وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ" ہم نئے نئے مسلمان تھے تو اس لیے ہم سے یہ بات مخفی تھی کہ کسی درخت کو قابل برکت سمجھنا شرک کے جائز نہیں ہے ہمیں اس کا پتہ نہیں تھا، تو یہاں پر اس صحابی سے بھی غلطی ہوئی ہے۔

تو عذر بالجھل کا معاملہ جو ہے یاد رکھیں کہ بنیادی علم کا کوئی عذر نہیں ہے، توحید کا علم سنت کا علم، حلال اور حرام کا علم، عقیدے کا علم اس کا کوئی عذر نہیں ہے اس کی معافی نہیں ہے یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس علم کو جانے، صرف دو exceptions ہیں، استثناء:

۱۔ نو مسلم ہو اور اُس سے یہ غلطی ہو جائے، کفر کا ارتکاب کرے شرک کا ارتکاب کرے تو اس کی معافی ہے کیونکہ نو مسلم ہے اس کو پتہ نہیں ہے کہ اس کی تفصیلات کیا ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ پر، ایسے جنگل میں یا ایسی بستی میں جہاں تک حق نہ پہنچ سکتا ہو تب بھی اس کا عذر ہے جہالت کا تب بھی اس کی معافی ہو سکتی ہے، تب بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔

لیکن شہروں میں اور عام بستیوں میں عام گاؤں میں جو آج ملکوں میں موجود ہیں کیا وہ اپنی جہالت کو بطور عذر پیش کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تو پتہ نہیں تھا کہ یا رسول اللہ مدد کہنا شرک تھا، غوث حاجت روا ہے شرک تھا ہم نہیں جانتے تھے کیا یہ عذر چلے گا؟ ہر گز نہیں چلے گا۔

کیوں؟ کیونکہ آج علم پھیل چکا ہے الحمد للہ، بعض چیزوں میں مصیبت ہے اس مصیبت کے پیچھے بھی خیر نکل آیا ہے۔ نیٹ میں مصیبت تھی آج وہ خیر کے لیے استعمال ہو رہا ہے الحمد للہ اور نیٹ گھر گھر میں موجود ہے اور توحید کی دعوت گھر گھر میں پھیل چکی ہے الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ لوگوں کے گھروں میں ڈش آئی اس میں فساد موجود ہے اور بعض چینلز پر توحید کی دعوت چل رہی ہے سبحان اللہ، تو یہاں پر بھی خیر پہنچا ہے۔

الغرض خیر پہنچا ہے چاہے وہ نیٹ کی حالت میں ہو، چاہے وہ وڈیو کی صورت میں ہو، چاہے وہ آڈیو کی صورت میں ہو، چاہے وہ کتاب کی شکل میں ہو، چاہے وہ پمفلٹ کی شکل میں ہو لیکن حق پہنچا ہے گاؤں گاؤں پہنچا ہے اور شہر شہر پہنچا ہے۔

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا کہ آج اُمت میں جاہل لوگ موجود ہیں کیا ان کو قیامت کے دن یہ جہالت کام آئے گی کہ اکثر لوگ توحید نہیں جانتے، اکثر لوگ سنت نہیں جانتے اور اسی پر مر رہے ہیں کیا اُن کی بخشش ہو گی؟

شیخ بن باز کا جواب دیکھیں (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ جاہل تھے اُن کو کس نے گمراہ کیا؟ اُن کے اماموں نے اُن کے علماء نے۔ کیا اُن کی بخشش ہے؟ بخشش نہیں ہے (یہود و نصاریٰ کی بخشش ہے کیا؟ نہیں ہے بخشش اُن کی) تو آج بھی اُن مسلمانوں کی بخشش نہیں ہے جو علم کے ہوتے ہوئے بھی حق کو نہیں اپنانا چاہتے۔

تو عذر بالجہالۃ اُن کے لیے نہیں ہے۔

7۔ مخلوق کی مشیئت خالق کے ساتھ جوڑنا واؤ کے حرف کے ساتھ یا اور کے حرف کے ساتھ شرک ہے۔

8۔ اللہ تعالیٰ کی صفت مشیئت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ بھی ہے اور چاہت بھی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ کیا چار شرطیں بیان کرتا ہوں؟ چار چیزیں:

۱۔ بغیر تعطیل کے (بغیر انکار کے)۔

۲۔ بغیر تحریف کے۔

۳۔ بغیر تکیف کے (کیفیت بیان کرنے کے)۔

۴۔ بغیر مثل بیان کرنے کے۔

9۔ بعض اوقات شرک کی بعض صورتیں اچھے لوگوں سے بھی مخفی ہوتی ہیں (اچھے لوگوں سے بھی چھپی ہوتی ہیں)۔

10۔ شرک کا خطرہ ہر جگہ اور ہر زمانے میں۔

11۔ یہ کہنا "مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یَا رسول الله" اس میں غلو ہے غلو، حد سے گزرنا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں غلو ہے اور یہ محبت کی ہر گز نشانی نہیں ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلو سے حد سے بڑھنے سے منع فرمایا ہے "إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ"۔

دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ" (اس طریقے سے مجھے محبت میں آکر حد سے زیادہ نہ بڑھانا جس طریقے سے نصاریٰ نے عیسیٰ مریم کے بیٹے علیہم الصلاۃ والسلام کو حد سے بڑھا دیا محبت میں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں یوں کہو "عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ" اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور رسول ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولابن ماجه" (اور ابن ماجہ میں یہ روایت ہے) "عن الطفيل" (سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ سے) "أخي عائشة لأمها" (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی طرف سے بھائی (مادری بھائی))۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟ بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی دوسری شادی تھی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ، یوں سمجھیں۔ "قال" (سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "كأني أتيت على نفر من اليهود" (میں نے خواب میں دیکھا کہ میں یہودیوں کے ایک گروہ کی طرف آیا ہوں) "قلت" (میں نے کہا) "إنكم لأنتم القوم، لولا أنكم تقولون" (تم اچھے لوگ ہوا گر تم یوں نہ کہتے) "عزير ابن الله" (کہ عزیر علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے) "قالوا" (یہودیوں نے جواب میں کہا) "وإنكم لأنتم القوم" (اور تم بھی اچھے لوگ ہوتے) "لولا أنكم تقولون" (اگر تم یوں نہ کہتے) "ما شاء الله وشاء محمد" (جو اللہ چاہے اور محمد چاہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)) "ثم مررت بنفر من النصارى" (پھر میں نے دیکھا (وہی خواب جاری ہے) کہ ایک نصاریٰ کے گروہ سے میرا گزر ہوا) "فقلت" (میں نے ان سے کہا) "إنكم لأنتم القوم، لولا أنكم تقولون" (تم بھی اچھے لوگ ہے اگر تم یوں نہ کہتے) "المسيح ابن الله" (کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام المسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے) "قالوا" (اُن لوگوں نے جواب میں کہا (نصاریٰ نے جواب میں کہا)) "وإنكم لأنتم القوم" (اور تم لوگ اچھے ہوتے) "لولا أنكم تقولون" (اگر تم یوں نہ کہتے) "ما شاء الله وشاء محمد" (جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں)۔

آنکھ کھل گئی خواب ختم ہو گیا صبح ہوئی یہ عظیم صحابی فرماتے ہیں''قال،فلما أصبحت أخبرت بها من أخبرت'' (تو میں نے بعض لوگوں سے جا کر یہ خواب بیان کیا اور میں نے یہ خواب سنا دیا)''ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''(پھر میں نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی)''فَأَخْبَرْتُهُ''(پھر میں نے اُن کو خبر دی)''قَالَ: هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا أَحَدًا؟''(کیا مجھ سے پہلے کسی سے اس خواب کا ذکر کیا؟)''فَقُلْتُ: نَعَمْ''(آپ عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں میں نے خبر دی ہے بعض لوگوں کو)''قَالَ''(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)''فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ''(اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی)''ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ''(پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أما بعد)''فَإِنَّ طُفَيْلًا''(بے شک طفیل نے)''رَأَى رُؤْيَا''(ایک خواب دیکھا)''أَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ مِنْكُمْ''(تم میں سے بعض لوگوں کو خبر خواب کی سنا دی)''وَإِنَّكُمْ قُلْتُمْ كَلِمَةً''(اور بے شک تم نے ایک بات کہی ایک کلمہ کہا)''كَانَ يَمْنَعُنِي كَذَا وَكَذَا أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا''(مجھے ہچکچاہٹ ہوتی تھی کہ میں آپ لوگوں کو اس جملے سے اس کلمے سے روکتا کسی چیز نے مجھے منع کیا تھا(کسی چیز نے مجھے روکا تھا))۔ یہ ہچکچاہٹ کیا تھی یہ روکنا کیا تھا؟ دوسری روایت میں آیا ہے''الْحَيَاءُ يَمْنَعُنِي''(اللہ تعالیٰ سے شرم اور حیاء مجھے روکتی تھی کہ میں آپ لوگوں کو منع کروں)۔

کیوں وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ابھی تک وحی نازل نہیں ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع نہیں کیا گیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات بُری لگتی تھی کہ یہ کہیں''مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ''۔ بُری لگتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ابھی نہیں آیا کہ یہ شرک ہے یہ حرام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:3-4)عدل وانصاف دیکھیں کہ ایک چیز اچھی نہیں لگتی لیکن اپنی زبان سے نہیں کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے۔ ''فَلَا تَقُولُوا''اب حکم آیا ہے''فَلَا تَقُولُوا''(یوں نہ کہو)''مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ''(جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد چاہے(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))''وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ''(یوں کہو جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے)۔ یہ روایت ابن ماجہ میں موجود ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں اس بڑے پیارے قصے میں ہمیں سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اپنے خواب کے متعلق خبر دیتے ہیں اور دیکھیں یہ خواب محفوظ ہے۔ انہوں نے بعض صحابہ کو خبر دی اس خواب کی آج یہ خبر ہمیں بھی ملی ہے الحمد للہ، چودہ سو سال گزر گئے ہیں اور یہ خبر آج تک محفوظ ہے، میرے بھائی ایک خواب بھی محفوظ ہے، خواب! کب محفوظ ہوا؟ جب اس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا اور جس چیز کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے تو اُس میں خیر اور برکت اور عافیت اور کامیابی منسلک ہو جاتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔

خواب کیا ہے؟ کہ یہودیوں کے گروہ کو دیکھا اُن سے گفتگو ہوئی اُن سے بات ہوئی کہ تم اچھے لوگ ہو (اب ایک صحابی یہودیوں کو کہہ رہے ہیں تم اچھے ہو) اگر تم یوں نہ کہتے اگر شرک نہ ہوتا تو تم اچھے ہو اور یہ واقعی اچھی بات ہے۔

ایک شخص آپ کے سامنے نمازی کھڑا ہے آپ کہتے ہیں یار آپ بالکل اچھے ہیں اگر آپ شرک نہ کرتے تو اس کا مطلب کیا ہے وہ اچھا ہے یا بُرا ہے نتیجہ کیا ہے؟ نتیجہ بُرا ہے (بارک اللہ فیک) یہ ہر گز نہیں کہ وہ اچھا ہے کیونکہ آپ نے ایک شرط لگائی ہے" اگر یہ نہ کرتے تب اچھے ہوتے" یعنی تم اچھے نہیں ہو اس لیے شرک چھوڑ دو تم اچھے ہو۔

یہاں پر دیکھیں کہ یہودی آپ لوگ اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔یہودیوں نے سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا جانا ہے اور سیدنا عزیر کون ہیں؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ نبی ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ نیک اور صالح ولی ہیں نبی نہیں ہیں۔اُن میں غلو کیا اور سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام اُن میں سے ہیں جنہوں نے تورات کا اہتمام کیا تورات کے دوسرے نسخوں میں بھی لکھا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام ،اور جو قول راجح ہے کہ سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ہیں بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں نبی ہیں۔

پھر انہوں نے بھی جواب دینا تھا ناں تو یہودیوں نے کیا جواب دیا؟" بھئ تم بھی اچھے لوگ ہوتے" دیکھیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا جاننا کفر ہے اور یہ کہنا" ما شاء اللہ وشاء محمد" شرک اصغر ہے کفر تو نہیں ہے ناں لیکن ان کو اور کچھ نہ ملا (یہودیوں کو اور کچھ نہ ملا) کہ وہ تنقید کریں مسلمانوں پر۔تنقید کس چیز کی کی؟ یہ نہ کہیں جرأت نہیں تھی کہ وہ کسی کفر کی بات کرتے جو غلطی موجود تھی اسی کی نشاندہی کی ہے کہ تم بھی تو یہ کہتے ہو ناں جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد چاہے یہی تو تم بھی کرتے ہو ہم دونوں برابر ہیں۔تو دونوں برابر نہیں ہیں یہ کفر اکبر ہے اور یہ کفر اصغر ہے دونوں میں فرق ہے لیکن غلطی ہے۔

میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ جو لوگ آج شرک اکبر کا ارتکاب کرتے ہیں ،مزارات پر جا کر جا کر قبر کا طواف کرتے ہیں قبر والوں کو سجدہ کرتے ہیں مجھے یہ بتائیں کہ ہندو کیا کہے گا اسے؟ کہ بھئی تم میں اور مجھ میں فرق کیا ہے! تم قبر کو سجدہ کرتے ہو یہ پتھر ہے ہم رام کو سجدہ کرتے ہیں وہ بھی پتھر ہے، اگر تم یہ کہتے ہو نہیں نہیں! پتھر کو نہیں کرتے ہم یہ جو ولی ہیں اس کے اندر اس کو کرتے ہیں تو رام کا پجاری بھی یہی کہتا ہے کہ ہم پتھر کو تھوڑی کرتے ہیں ہم رام جو ہے اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ تھا ہم اسی سے مانگتے ہیں، نہیں نہیں! ہم مانگتے نہیں ہم وسیلہ بناتے ہیں، وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم رام کو وسیلہ بناتے ہیں ہم مانگتے نہیں ہیں مانگتے تو ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ہیں۔تو فرق کیا ہے بھئی دونوں میں؟!

تو ہندو کہہ سکتا ہے کہ نہیں یہ اگر آپ ہندو سے جا کر کہتے ہیں بھئی ہم توحید کی دعوت دیتے ہیں آپ مسلمان ہو جائیں وہ کہے گا تم لوگ اچھے ہو لیکن صرف بت پرستی نے تم کو بُرا کر دیا ہے، تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ بھئی تم بھی تو اچھے ہو لیکن اگر قبر پرستی نہ کرتے کوئی فرق ہے دونوں میں کیا؟ کیا فرق ہے میرے بھائیو؟! تو ایسا عمل ہی کیوں کرتے ہو جس سے آپ کو کافروں کے سامنے سر جھکانا پڑے اور شرمندگی محسوس کرنی پڑے!

پھر آگے جاتے ہیں نصاریٰ کا گروہ ہے، بھئی تم اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح ابن اللہ ہے (سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے)۔ دیکھیں ایک لفظ کا فرق ہے ابن اللہ اور عبد اللہ۔ سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام ابن اللہ یا عبد اللہ ہے؟ اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ابن اللہ یا عبد اللہ ہے؟ وہ کہتے ہیں ابن اللہ، ہم کہتے ہیں عبد اللہ۔ دیکھیں فرق دیکھیں ایک لفظ میں فرق ہو گیا "کفر اور ایمان"، عبد اللہ ایمان ہے اور ابن اللہ کفر ہے۔ ہمارے اور اُن کے بیچ میں جو فرق ہے ایک لفظ کا فرق ہے، سبحان اللہ۔

اب نصاریٰ جواب دیتے ہیں کہ تم بھی اچھے ہوتے اگر تم لوگ یہ نہ کہتے جو اللہ چاہے اور محمد چاہے، تو فرق کیا ہے ہم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی مسیح ابن اللہ کہنا اور جو اللہ چاہے اور محمد چاہے کہنا کوئی فرق نہیں ہے۔

کیوں؟ کیونکہ آپ سے بھی غلطی ہوئی ہے اگر غلطی نہ ہوتی تو اُن کو کچھ اور ملتا! اور کس چیز پر وہ انگلی کھڑی کرتے کچھ نہیں ملتا اُن کو۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کا بیٹا نہیں ہے اور نصاریٰ بھی جانتے تھے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کا بیٹا نہیں ہے اپنے دل سے جانتے ہیں لیکن زبان سے جرأت نہیں کرتے کہنے کی۔

بہر حال، پھر ان صحابی نے جب ان کی جاگ ہوئی خواب جس کو پسند کیا اُس کو بتا دیا۔

اچھا خواب ہے بُرا خواب ہے مجھے بتائیں، خواب اچھا ہے یا بُرا ہے؟ اور اچھے بُرے خواب میں کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ اور اس کی تعبیر میں کوئی فرق ہے کہ نہیں؟

خوابوں کی تعبیر کا کوئی الگ درس ہونا چاہیے یہ وقت نہیں ہے لیکن چند ایسی ہنٹس دوں گا اس وقت میں کہ جو بھی آپ اچھا خواب دیکھیں آپ جسے پسند کرتے ہیں سنا دیں اور جو بُرا خواب دیکھیں کسی کو نہ بتائیں کیونکہ خوابوں کی تعبیر، خوابوں کی حقیقت اس کی تعبیر سے جڑی ہوئی ہے یہ ایک راز ہے اللہ جانتا ہے اس راز کو۔ آپ جس خواب کی تعبیر کرتے ہو وہ ویسا ہی ہوتا ہے اس لیے میری گزارش ہے خوابوں کی تعبیر نہ کیا کریں اپنی مرضی سے اور خواب دیکھیں تو اس کی تعبیر کرنے کے لیے عالم رابطہ کریں جو خواب کی تعبیر جانتا ہے اور وہ عالم جو آپ کو خیر خواہی کی بات کرتا ہے۔

یاد رکھیں ہر داڑھی والا عالم نہیں ہوتا اور ہر داڑھی والے کے پاس کبھی خواب کی تعبیر پوچھنے نہ جانا اس کی دلیل صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک عورت آئی اور اس عورت نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، اُس خواب کی تعبیر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تجھے طلاق بھی ہوگی اور تیرا بیٹا بھی مرے گا۔ تعبیر کی جو انہیں سمجھ آئی، تھوڑی دیر کے بعد پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ ایسے ایسے عورت آئی تھی اور میں نے یہ تعبیر کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے کہا ایسا ہی ہوگا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا اس عورت کو طلاق بھی ہوئی اس کا بیٹا بھی مر گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت کی کہ اگر اچھا خواب دیکھو تو اسے بتاؤ جسے تم پسند کرتے ہو اور بُرا خواب دیکھو تو کسی کو نہ بتاؤ اور اگر بُرا خواب دیکھو تمہیں جاگ آجائے تو تین مرتبہ اپنے بائیں کندھے کی طرف دیکھ کر تھو تھو کرو" اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھو ان شاء اللہ اُس خواب کی جو بُرائی ہے وہ آپ تک نہیں پہنچے گی۔

تو اِس عظیم صحابی نے جاکر کسی کو اپنا خواب سنا دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے اور عرض کی کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا کہ پہلے کسی کو خبر دی ہے؟ یہ سوال اس لیے کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اس معاملے کی نشاندہی نہیں کی آگاہ نہیں کیا کہ یہ بھی شرک ہے اس لیے پہلے کسی اور سے بات کی ہے تاکہ لوگوں کو جمع کر لیا جائے اور سب سے بات کی جائے۔ پھر لوگوں کو جمع کیا نبی کریم صلی علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ دیا خطبے کا آغاز حمد وثناء سے کیا اُما بعد سے کیا۔

یہ مسنون ہے کہ خطبہ دینا چاہیں یا کوئی بات کرنا چاہیں جمع کرکے خطبے کے انداز میں بات کر سکتے ہیں آپ حمد وثناء کے بعد اُما بعد کہنا بھی سنت ہے۔

پھر یہ بیان کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھیں آپ کے ایک بھائی نے یہ خواب دیکھا ہے اور بعض لوگوں کو یہ خبر دی ہے میں آپ کو یہ خبر دینے والا ہی تھا لیکن میں کسی وجہ سے آپ لوگوں کو یہ خبر نہ دے سکا (اور اس کی وضاحت دوسری روایت میں آئی ہے کہ مجھے وہ حکم ملا نہیں تھا تو اس لیے میں اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہوئے خود بات نہیں بیان کرنا چاہتا تھا) یہ اچھی طرح جان لو کہ یوں نہ کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد چاہے بلکہ یوں کہو جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے، جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد چاہے اس میں شرک ہے اور جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے یہ عین توحید ہے۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔سیدنا طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور صحابہ کرام کی عام فضیلت کو جان لیں کہ صحابہ کرام ہماری امت میں اولیاؤں کے سردار ہیں اور یہ رافضیوں کے لیے ایک زوردار طمانچہ ہے اور ان کا شدت سے رد ہے جو صحابہ کرام پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم وہ عظیم لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہے دنیا میں بھی راضی ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ راضی ہے اور وہ ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت کے وارث ہوں گے۔

2۔اللہ تعالیٰ کے صفت مشیئت، چاہت اور ارادے کا ثبوت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔

3۔مخلوق کی مشیت خالق کی مشیئت کے ساتھ واؤ کے حرف کے ساتھ جوڑنا شرک ہے شرک اصغر ہے۔

4۔خواب سے بھی شریعت سازی ہوسکتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صرف خواب دیکھا خواب میں ایک حکم آیا وہ حکم شریعت بن گیا کہ نہیں؟ دین بن گیا کہ نہیں؟ لیکن خواب کی بنیاد پر نہیں بنا کس چیز کی بنیاد پر بنا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے بنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر سے بنا۔

اس حدیث کو بعض جاہل لوگ دلیل بناتے ہیں کہ خواب میں اگر کوئی شخص کوئی اچھی بات دیکھ لے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لے تو وہ چیز دین بن جاتی ہے۔دین کی بنیاد خوابوں پر نہیں ہوتی دین کی بنیاد قرآن ہے سنت ہے اور اجماع ہے اور قیاس معتبر ہے لیکن خوابوں کی کوئی بھی جگہ نہیں کوئی بھی حیثیت نہیں ہے شریعت میں یاد رکھیں۔

یہ روایت جڑی ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقرار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے، اگر یہ خواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں دیکھا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد دیکھا جاتا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی لیکن اس کی حیثیت تب ہوئی اور "ما شاء الله وشاء محمد" تب شرک بنا جب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں خبر ملی اور ہمیں حکم ملا۔

اس لیے آج جو بھی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ہمیں فلاں درود عطا فرمایا، درود تاج ہے، درود لکھی ہے، درود گنج ہے، پتہ نہیں کون سے عجیب و غریب درود نکلے ہوئے ہیں یہ سارے کے سارے باطل ہیں بدعت ہیں یاد رکھیں اور یہ شریعت سازی ہے اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے شریعت میں۔

تو یہ دلیل ہے؟ دلیل نہیں ہے یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے منسلک ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقرار کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار ہی دین ہے، خواب دین نہیں ہے یاد رکھیں۔

تو چوتھا فائدہ کیا ہے ؟خواب دین نہیں بن سکتا جب تک کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار اور فرمان نہ ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہیں اس لیے آج کے دور میں جو بھی خواب ہے وہ دین نہیں بن سکتا۔

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن اخلاق۔

6۔ خطیب کے لیے جائز ہے بلکہ مسنون ہے کہ وہ اپنے خطبے کا آغاز حمد وثناء سے کرے۔

7۔ خطیب کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ خطبے میں حمد وثناء کے بعد وہ یہ کہے اَمابعد۔

8۔ خطیب کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خطبے میں اہم جو امور ہیں اُن سے اپنے خطبے کا آغاز کرے۔

9۔ جلد بازی بُری خصلت ہے اور جلد بازی سے بچنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی سے پہلے دریافت کیا اُن سے سوال کیا پوچھا کہ کیا یہ بات کسی اور سے کہی کہ نہیں؟ کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغام کسی کو دے دیتے تو بعض لوگ رہ جاتے اُن تک پیغام نہ پہنچ سکتا تو پھر مسئلہ ہو سکتا تھا تو اس لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی سے استفسار کیا پوچھا کہ کسی اور سے یہ بات کہی ہے پھر سب کو بلایا۔

10۔ اللہ تعالیٰ کو مشیئت میں ایک جاننا توحید ہے اور واجب ہے، یہ جاننا واجب ہے کیونکہ فعل اَمر ہے "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ"۔

11۔ اچھے خواب دوسروں کو بتانا جائز ہے۔

12۔ شریعت کے زمانے میں خواب کی حیثیت ہوتی تھی۔ شریعت کے زمانے میں یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں خواب کی حیثیت ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد خواب کی کوئی حیثیت نہیں رہی یاد رکھیں۔

13۔ مومنوں کا خواب سچ ہوتا ہے، سچے خواب ہوتے ہیں بعض اوقات تو سچے ثابت ہوتے ہیں۔

14۔ صحابہ کرام کی فضیلت کہ ان سے کبھی شرک اکبر کا ارتکاب نہیں ہوا۔

سبحان اللہ دیکھیں کہ شرک اصغر اُن سے ہوا ہے اُن کو پتہ نہیں تھا جہالت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کو شرک اکبر سے محفوظ کیا ہے اُن کے منہ سے کبھی ایسا لفظ نہیں نکلا کہ اے جبریل میری مدد فرما، اے ابراہیم میری مدد فرما۔ یہ ضرور منہ سے نکلا ہے کہ یا رسول اللہ میری مدد کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے حاضر تھے قادر تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کبھی کسی کو نہیں پکارا اللہ تعالیٰ کے سوا۔

15۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب مطلق نہیں جانتے صرف اتنا جانتے ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے کیونکہ یہ قصہ بھی نہیں جانتے تھے یہ خواب بھی نہیں جانتے تھے اور کسی سے یہ خواب بیان کر کے آئے ہیں یہ بھی نہیں جانتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا ہے۔

16۔اگر شریعت کسی چیز سے منع کرتی ہے تو اس کا نعم البدل بھی بیان کرتی ہے۔ہمیں نعم البدل کیا ہے منع کس چیز سے کیا ؟یوں نہ کہو"مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ" بلکہ یوں کہو"مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ"۔

17۔شرک اصغر بعض اوقات صالح،نیک لوگوں سے بھی سرزرد ہو سکتا ہے خاص طور پر جو قولی شرک ہے الفاظوں کا شرک جو ہے وہ بعض اوقات اچھے لوگوں کے منہ سے نکل جاتا ہے۔واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (084.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio